﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾

”اے ایمان والو! لڑو ان کفار سے جو کہ تمہارے ارد گرد ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے“۔ (التوبۃ:۱۲۳)

جہادِ پاکستان

پر اٹھائے جانے والے شبہات

کا مدلل رد

تالیف: ابو علی المہاجر حفظہ اللہ

ناشر: مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

﴿يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾

’’اے ایمان والو!لڑو ان کفار سے جوکہ تمہارے اردگردہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے‘‘۔(التوبہ:۱۲۳)

جہاد پاکستان

پراٹھائے جانے والے شبہات کا مدلل رد

تالیف:ابوعلی المہاجر حفظہ اللہ

●

مقدمہ

بحکم باری تعالیٰ :

> ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾ (البقرہ:۲۱۶)
> ’’تم پرقتال کرنا فرض کیا گیا ہے جوکہ تمہیں ناگوار گذرتاہے ‘‘۔

اور بارشادنبوی صلی اللہ علیہ وسلم :

> ((والجهاد ماض الیٰ یوم القیمة))
> ’’جہاد قیامت تک جاری رہے گا‘‘۔
> (المعجم الأوسط للطبرانی ج۱۰ص۴۸۰رقم: ۴۹۳۱،سنن البیہقی ج ۹ص۱۵۶رقم ۱۷۵۷۴)

کی بنیاد پر جہاد ہرمسلمان پر فرض قرار پایا چاہے وہ اقدامی جہاد(مثلاًاسلامی سرحدات کی توسیع یا ان کی نگہبانی)کی وجہ سے فرضِ کفایہ کی صورت میں ہویا دفاعی جہاد (مثلاًمقبوضہ عَلاقوں کی بازیابی ،مسلمان قیدیوں کی رہائی ،حاکم کے کفر بواح کے ظہور)کی وجہ سے فرضِ عین ہونی کی صورت میں ہو۔

چنانچہ اسی فرض کو سامنے رکھتے ہوئے نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اور ان کے بعد ان کے متبعین نے تواتر کے ساتھ یہ جہاد جاری رکھا اور اسی

منہج کی پیروی کرتے ہوئے آج ابطالِ امت افغانستان و پاکستان سے لے کر عراق و یمن تک اور مغرب اسلامی(الجزائر وغیرہ)سے لے کر مشرق بعید (انڈونیشیاء)تک اس فرض کی ادائیگی میں اپنا مال وجان دونوں لٹارہے ہیں اور یہ سلسلہ تاقیامِ قیامت تک انشاء اللہ جاری رہے گا۔

یہی وجہ ہے کہ دشمنان اسلام کی دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہر دور میں یہ کوشش رہی ہے کہ اس فرض کی ادائیگی سے مسلمانوں کو بہر صورت کسی طرح روکا جاسکے ۔چنانچہ اس سلسلے میں ایسے اشکالات اور ابہامات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی جس کی وجہ سے ایک طرف بھولے بھالے مخلص مسلمانوں کے ذہنوںکوپراگندہ اور اس فرض کے حوالے سے متشکک کیا جاسکے اور ساتھ ساتھ دنیا کے عارضی لذتوں کے طالب کلمہ گومسلمانوں کو راہِ فرار بھی مل سکے ۔

چنانچہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہویا آج کا دورِ دجّالیت دنیائے فانی کے طالبوں کی یہی صدا ہوتی ہے کہ :

﴿ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ﴾ (النسآء:۷۷)
’’اے ہمارے رب!ہم پرقتال کرنا کیوں فرض کردیا گیا؟‘‘

اور یہ کہ :

﴿نَخْشٰى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ﴾ (المائدہ:۵۲)
’’ہمیں ڈر لگتاہے کہ ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں‘‘۔

اور جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے کے لئے مختلف حیلے بہانے تراشتے ہیں،جن کا ذکر قرآن ان الفاظ میں کرتاہے :

﴿شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ ۔ (الفتح:١١)

’’ہمیں اپنے اموال اور بال بچوں نے مشغول کررکھا ،آپ ہمارے لئے استغفار کریں (حقیقت یہ ہے کہ)یہ لوگ زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جوکہ ان کے دلوں میں نہیں ‘‘۔

﴿اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِىَ بِعَوْرَةٍ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا﴾ (الاحزاب:١٣)

’’بے شک ہمارے گھر خطرے میں ہیں ،حالانکہ وہ خطرے میں نہ تھے بلکہ وہ راہِ فرار اختیار کرنا چاہتے تھے‘‘۔

اور اپنے اس جرمِ عظیم کو چھپانے کے لئے بھولے بھالے مخلص مسلمانوں کو بھی مختلف اشکالات و تاویلات کے ذریعے اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں کہیں حالات کی تنگی سے ڈراتے ہیںتوکہیں فتنے میں پڑنے کا رونا روتے ہیں، کہیں قتال کو فساد سے تعبیر کرتے ہیں تو کہیں قتال میں ہونے والی شہادتوں پر واویلا مچاتے ہیں، قرآن کریم ان کو یوں بیان کرتاہے :

﴿ لاَ تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ﴾(التوبہ:٨١)

’’سخت (حالت)گرمی میں نہ نکلو ،ان سے کہو کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے ،کاش کہ ان لوگوں کو اس کا شعور ہوتا‘‘۔

﴿وَمِنْهُم مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّىْ وَلاَ تَفْتِنِّىْ اَلاَ فِى الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا﴾ (التوبہ:٤٩)

’’اور ان میں سے کوئی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو رخصت ہی دیجئے اور مجھ کو فتنے میں نہ

ڈالئے۔سن رکھو!فتنہ میں تو یہ لوگ پڑچکے ہیں ۔‘‘

﴿اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِہِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا قُلْ فَادْرَؤُوْا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ (آل عمران:۱۶۸)

’’یہ وہی لوگ ہیں جوکہ خود تو بیٹھے رہے اور ان کے جودوسرے بھائی بند لڑائی میں مارے گئے ان کے متعلق کہنے لگے کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو یوں نہ مارے جاتے ،ان سے کہو کہ اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہوتو خود تم پر جو موت آنے والی ہے اس کو ٹال کر دکھاؤ‘‘۔

لیکن عصر حاضر میں چونکہ دجل وفریب زیادہ پھیل چکا ہے اور جھوٹ زبان پر زدِ عام ہے لہذا آج مخلص مسلمانوں کو جہاد کے فریضہ کی ادائیگی سے روکنے کے لئے دو مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں :

(۱)………عام مسلمانوں میں جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختلف تاویلات کرنااور جہاد کی فرضیت کو ایسی شرائط سے مشروط کرنے کی کوشش کرنا جن کا شرعی طور پر کوئی وجود ہی نہ ہو۔

(۲)………اگر پہلا طریقہ کارگر نہ ہو تو پھرعام مسلمانوں کے ذہنوں میں جہاد کے لئے کھڑے ہونے والوں سے متعلق مختلف شکوک و شبہات پیدا کرنااور ان کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرنا یا پھر جہاد کی ادائیگی کو مخصوص علاقے تک محدود کرنے کی کوشش کرنا ۔

بس یہی دوھتکنڈے مملکت خداد اد پاکستان میں بھی بھرپور طریقے سے استعمال کئے گئے اور اب تک کئے جارہے ہیں :

اوّلاً یہ کہ اہلیانِ پاکستان کے ذہنوں میں جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختلف شکوک و شبہات پیدا کئے گئے اور جس کا سلسلہ تاحال جاری ہے او ر اس کام میں نہ صرف پرنٹ اور الیکڑانک میڈیا پوری قوت کے ساتھ مصروف عمل ہے بلکہ اہل علم و دانش میں سے بھی بعض کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اس کی فرضیت کے قائل ہی نہیں ۔

دوم یہ کہ پاکستان میں نافذ کفریہ نظام قانون کے ساتھ ساتھ حکومت اور فوج کا مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاری کا فرنٹ لائن اتحاد ی بننے اور ان کی خوشنودی اور ڈالروں کی چمک کے پیچھے لال مسجد سے لے کر سوات و باجوڑ میں آپریشن کے نام پر مسلمانانِ پاکستان کا قتل عام کرنے ،ان کے مال و املاک کو برباد کرنے کی وجہ سے اہلیانِ پاکستان پر فریضہ جہاد کے فرضِ عین ہونے کے باوجود ان کو اس فریضہ کی ادائیگی سے روکنے کے لئے جو دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا اس کی مختلف جہتیں ہیں :

الف ؛ ....جہاد فی سبیل اللہ کو صرف چندعلاقوں مثلاًکشمیر و افغانستان تک محدود کرنے کی کوشش کی گئی اوران کے علاوہ دوسرے علاقوں خاص کر پاکستان میں اس کو بغیر کسی دلیل و برہان کے بالکل ممنوع اور غیر شرعی قرار دیا گیا۔

ب؛ .... ﴿وَأُشْرِبُوا فِيْ قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ﴾ (البقرہ:۹۳)''اور ان کے کفر کے بسبب ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت بسادی گئی ''،کی مانند ''وطن پاکستان ''کی محبت جو کہ اول دن سے ہی ایک سازش کے تحت عام مسلمانوں کے قلوب و اذہان میں پیوست کی گئی اور کفریہ آئین و قانون کے تسلسل کے ساتھ نفاذ کے باوجود پاکستان کو ''اسلام کا قلعہ''قرار دیا جاتا رہا اور اس کفریہ نظام حکومت کی محافظ فوج

کو ''مقدس گائے ''کا درجہ دے کر ہر قسم کے کفر و معصیت اور جرائم کے باوجوداسے''پاک فوج''قرار دیا گیا ۔ لہٰذااسلام کے نام پر حاصل کئے گئے پاکستان میں آج تمام کفر وشرک کے ظہور کے باوجود اس کی بیخ کنی کرنے اور شریعت اسلامی کے نفاذ کے لئے علم جہاد بلند کرنے کو ''جرمِ عظیم ''قراردیتے ہوئے فتنے وفساد سے تعبیر کیا گیا۔

ج؛ ....جب ان دوباتوں سے کام نہیں بناتوعام مسلمانوں کے ذہنوں کو مجاہدین سے بدگمان کرنے کے لئے پاکستان میں علمِ جہاد بلند کرنے والے قائدین کے کردار کو مشکوک بنانے کی کوشش جارتی رہی ،نامختون سے لے کر زانی قرار دینے تک ،را ء اور موساد کا ایجنٹ قرار دینے سے لے کر بلیک واٹر کا تنخواہ دار قرار دینے تک ہر قسم کی الزام تراشی اور بہتان درازی سے کام لیاگیا۔

د؛ ....یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے والوں میں موساد اور بلیک واٹر کے ایجنٹ داخل ہوگئے ہیں لہٰذا یہاں جہاد کسی فتنے و فساد سے کم نہیں۔حالانکہ دورنبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مسلمانوں کی صفوں موجود یہود کے ایجنٹ ''منافقین ''کی موجودگی کے باوجود آپ صلی اللہ وسلم کی طرف سے جہاد کے فریضے کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھاگیا اور آج بھی افغانستان سمیت دیگر علاقوں میں مجاہدین کی صفوں میں شامل سی آئی اے ۔اور موساد کے ایجنٹوں کی موجودگی کے علی الرغم مجاہدین جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

م؛ ....پوری دنیامیں اور خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں جہاد کے عمل کو روکنے کے لئے عوام الناس کے ذہنومجاہدین کے حوالے سے ''اچھے اور برے ''کے عنوان سے تفریق کرنے کی کوشش کی گئی ۔مثلاً پوری دنیا

میں القاعدہ کوتمام برائیوں کی جڑا اور طالبان کو اچھا قرار دینے کی کوشش کی گئی ۔پاکستان میں افغان طالبان کو فرشتہ صفت اور حق بجانب قرار دیا گیا اور دوسری طرف پاکستانی طالبان کو شیطان صفت اور باطل پرست قرار دیا گیا ۔

۲؛.........ایک پروپیگنڈہ خصوصیت کے ساتھ یہ کیا جاتا رہا کہ ملاعمر حفظہ اللہ نے کی جانب سے پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے کی پابندی ہے۔ اور جوبھی یہاں علم جہاد بلند کررہا ہے۔ وہ دراصل ملاعمر حفظہ اللہ کے امر کی خلاف ورزی کرکے امر میں خیانت کا مرتکب ہورہا ہے۔ لہٰذا پاکستان میں علم جہاد بلند کرنا غیرشرعی عمل اور ’’خلاف امر ‘‘کام ہے۔

چنانچہ اسی قسم کی دیگر اور مردود و باطل تاویلات ہیں جوکہ پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے سے روکنے کے لئے کی جاتی ہیں ۔

افسوس صد افسوس!کہ ان تمام تاویلات کو پروپیگنڈہ کی صورت میں خوب بڑھاچڑھا کر پیش کرنے والوں میں نہ صرف ملکی اخبار و جرائد اور ٹی وی چینلز لگے ہوئے ہیں بلکہ اہل علم و دانش کی وہ عظیم اکثریت جو کہ جہاد کی فرضیت کے قائل بھی ہیں اور جہاد کے’’فرض عین‘‘ کی تمام صورتوں سے واقف بھی ہیں ،وہ بھی اپنے حلقۂ احباب اور عوام الناس میں اس پروپیگنڈہ کے پرچار میں لگے ہوئے ہیں ، جس کی وجہ سے عام مسلمان پاکستان میں جاری و ساری کفریہ قانون اور نظام طاغوت کے باوجود جہاد جیسے فریضہ سے متعلق بے یقینی کا شکار ہیں۔گویا کیفیت یہ ہے۔ کہ :

ہائے!لٹ گیا یقیں مرکزِ یقین پر

زیر نظر کتابچہ دراصل ان تمام شکوک و شبہات اور باطل تاویلات کے رد پر محکم دلائل پر مشتمل ایک

انمول مجموعہ ہے۔جس میں نہ صرف جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختصر مگرجامع بات کی گئی ہے بلکہ پاکستان کے جہاد سے متعلق جو اشکلات و ابہامات اٹھائے جاتے ہیں ان کا رَدقائدین جہاد خصوصاً ’’امارت اسلامیہ افغانستان ‘‘کے سرکردہ قائدین کی زبانی بیان کیا گیا ہے۔جن میں استاذ المجاہدین استاد محمدیاسر فک اللہ اسرہ، ،سابق مسئول شعبۂ ثقافت ،امارت اسلامیہ افغانستان ۔ ملا داد اللہ شہید رحمہ اللہ مسؤل عسکری،امارت اسلامیہ افغانستان اور صوبہ زابل میں مجاہدین طالبان کے رہنماملا عبد اللہ حفظہ اللہ شامل ہیں ۔اپنے بیانات میں انہوں نے واضح طور پر جہاد پاکستان کی فرضیت اور اس کی حقانیت کو واضح کیا ہے اور اہلیان پاکستان کو پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے والوں کی ہر قسم کی مدد و نصرت اور حمایت پر ابھاراہے بلکہ استاد یاسر فک اللہ اسرہ، اور ملاداد اللہ شہید رحمہ اللہ تو خود طالبان پاکستان کاحوصلہ بڑھانے کے لئے وزیرستان بارہا تشریف لاتے رہے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جہادِپاکستان کے حوالے سے اٹھائے جانے والے شکوک و شبہات سے محفوظ رکھے اور اس کے متعلق باطل تاویلات گڑھنے والوں کے فتنے سے دور رکھے۔آمین

استاذ المجاہدین استاد محمدیاسر فک اللہ اسرہ،

سابق مسئول شعبۂ ثقافت ،امارت اسلامیۂ افغانستان کا مؤقف

ادارہ حطین کو دیئے گئے ایک انٹرویوسے چند اقتباسات

حطین: کیا امیر المؤمنین ملاعمر حفظہ اللہ نے تمام مسلمانوں سے نفیر (یعنی جہاد کے لئے نکلنے)کا مطالبہ کیا ہے؟

استاد یاسر: سبحان اللہ! آپ نے مجھ سے عجیب سوال کیا ہے؟ قرآن تو کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو ہمیں جہاد کے لئے بلاتے ہیں (نفیر کرتے ہیں) جیساکہ فرمایا:

﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالاً﴾ (التوبہ:۴۱)
''نکلو! خواہ ہلکے ہو یا اوجھل۔''

یہ امیر المؤمنین نے تو نہیں کہا کہ ''اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالاً'' یہ تو اللہ تعالیٰ کی نفیر ہے، امیر المؤمنین کی نفیر تو نہیں ہے۔ اگر مشرق و مغرب میں ایک مسلمان عورت بھی کفار کی قید میں چلی جائے تو امیر المؤمنین بلائیں یا نہ بلائیں، جہاد امت مسلمہ پر فرض عین ہوجاتا ہے۔ پس نفیر کے انتظار میں بیٹھنے والے آج کس بات کے منتظر ہیں!

حطین: فلسطین، شیشان، کشمیر، الجزائر اور عراق کے محاذوں پر لڑنے والے مجاہدین کے حوالے سے امارت اسلامیہ افغانستان کا مؤقف کیا ہے؟

استاد یاسر: جیساکہ میں نے پہلے کہاتھا، اسلام کسی کو اختیار نہیں دیتا کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی خاص مؤقف اختیار کرے؛ جو چیز اسے پسند ہو اس کی تائید کرے اور جو ناپسند ہو اس کی تائید نہ کرے۔ اسلام نے زندگی کے ہر پہلو کے لئے احکام و قوانین دیئے ہیں۔ لہذا اس حوالے سے قرآن کا حکم واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طالبان یا غیر طالبان کسی کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اس امر میں تفریق کریں کہ وہ طالبان کی تو تائید کریں اور عراق کے مجاہدین کی مدد نہ کریں۔ بے شک عراق کے مجاہدین کی مدد کرنا اور ان کا دفاع میں

دشمن سے لڑنا ،ہر مسلمان مردوزن پر فرض ہے ،اور یہی معاملہ ہر دوسری جگہ کا ہے چاہے طالبان کو یہ پسند ہویا نہ ہو،بہرکیف یہ اسلام کا عائد کردہ فریضہ ہے ۔

ہم تو ایک امت ہیں ،اللہ تعالیٰ نے ہمیں ’’مسلمین ‘‘کے نام سے پکارا ہے ،ہمارا دشمن ایک ہے ،ہماری جنگ ایک ہے ،ہماری صلح ایک ہے ،ہمارا خون ایک ہے اور ہمارا امام ایک ہے ،مشرق ومغرب میں قید محض ایک مسلمان عورت کے لئے جہاد فرض ہوجاتا ہے،یہ تو دشمن کی سازش ہے کہ اس نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے(کہ افغانستان الگ ہے اور عراق الگ ہے) حتیٰ کہ ہمارے ’’فکر و عقیدے ‘‘کو بھی منتشر کردیا ہے ۔

حطین:گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو مجاہدین نے امریکہ کو اس کی اپنی سرزمین پر نشانہ بنایا اور اس کے عسکری و تجارتی مراکز پر حملہ کیا، اس واقعہ کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

استاد یاسر:پہلے میں یہ عرض کرتاچلو ں کہ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم کسی معاملے میں اپنی مرضی سے یا اپنی خواہش کے مطابق کوئی ’’رائے‘‘قائم کریں ،اور ۱۱ستمبر کے واقعہ کے متعلق بھی کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلام کے بجائے اپنی’’ خواہشات‘‘ کے تحت کوئی بات کرے۔

(پھر انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا)ویسے پہلی بات یہ ہے کہ ۱۱ستمبر کے مبارک حملوں کے متعلق مجھ سے مشورہ تو نہیں لیا گیا تھا اور نہ ہی اس میں میرا کوئی عمل دخل ہے ،دیکھئے !کلنٹن کے دور میں امریکہ نے افغانستان میں شیخ اسامہ بن لادن کے مرکز کو نشانہ بنایا تھا ،جس میں ۹۴مجاہدین شہید ہوئے تھے، پھر نواز شریف کے دور میں پاکستانی سمندری حدود

سے ان پر میزائل داغے گئے تھے۔اسی طرح اس سے قبل سوڈان میں ان کے گھر کو نشانہ بنایا گیا تھا۔یہ سب ۱۱ستمبر سے پہلے کی بات ہے۔ تو اب کیا کسی کو یہ حق ہے کہ وہ کہے کہ امریکہ پر حملے کی کیادلیل ہے؟ تم ایک شخص کو میزائلوں سے نشانہ بناؤ،اسے جلاوطن کرواور قتل کرو،اور پھر اس سے کہوکہ مجھے نہ مارنا؟ میں تمہیں قتل کروں ،میزائلوں سے نشانہ بناؤں ؛یہ میرے لئے کوئی جرم نہیں بلکہ مباح ہے ۔لیکن اگر تم نے مجھے مارا تو یہ جرم ہوگا ؟بھلا یہ کیسی منطق ہے؟

ہم نے تو شریعت سے یہی سمجھا ہے کہ جو ہم سے لڑے گا ہم اس سے لڑیں گے،جوہم پر میزائل داغے گا اور ہمیں قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے،جوہمارا خون بہائے گا ہم اس کا خون بہائیں گے،جو ہماری عورتوں کورُلائے گا اور ہمارے بچوں کو یتیم کرے گا انشاء اللہ اس کی عورتوں کو بیوہ اور اولادوں کو یتیم کریں گے۔

حطین:پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں واقع لال مسجد پر ہونے والے حملے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں ؟

استاد یاسر:لال مسجد کا واقعہ پاکستانی فوج اور پاکستان کی پیشانی پر شرمندگی کا ایسا بدنما داغ ہے جو کبھی نہیں دھل سکتا اور تاریخ میں جب بھی اس کا تذکرہ ہوگا تو پاکستان کی حکومت اور اس کی فوج ضرور لعنت و ملامت کا مستحق ٹہرے گی بلکہ میں تو یہ یہ کہوں گا حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف حجاج نے مسجدِ حرام (خانہ کعبہ)میں جو قتال کیاتھا،اس وقت سے لے کر آج تک یہ دوسرا واقعہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں مسجد کے اندر علماء ،حفاظ قرآن اورعام مسلمانوں کو شہید کیا گیا ہے۔یہ لوگ ہمیں ’’متشدد‘‘کہتے ہیں ،کیاجو کچھ لال

مسجد کے ساتھ کیا گیا وہ تشدد نہیں تھا؟ذرا دیکھئے! جمہوریت کا راگ الاپنے والوں نے لال مسجد کا کیسا حل نکالا؟اور سیکولر طبقے نے لال مسجد والوں کے حقوق کی کیسی حفاظت کی،پس لال مسجد کے واقعے نے ثابت کردیا ہے کہ یہ جنگ ،اسلام اور جمہوریت کی جنگ ہے۔لال مسجد پر حملہ دراصل عالم اسلام کے خلاف جاری صلیبی و صہیونی یلغار کا حصہ ہی تھا۔

یہاں میں یہ بات بھی کہتا چلوں کہ یہ کوئی عام واقعہ نہیں تھا جو وقوع پذیر ہوا اور قصہ ختم ہوگیا ،بلکہ اس واقعے نے پاکستان کی تاریخ ہی بدل دی ہے، اس واقعے نے پاکستانی معاشرے اور سیاست کو بدل ڈالا ہے ،لال مسجد کے بعد پاکستان قطعاً ویسا نہیں رہا ،جیسا کہ ماقبل تھا۔

حطین :آپ اہل پاکستان کو قبائلی علاقہ جات سے اٹھنے والے طالبان کے حوالے سے کیا پیغام دیں گے؟

استادیاسر:میں یہ کہوں گا کہ خوشخبری ہے اہل پاکستان کے لئے اور بالخصوص سرحد کے باسیوں کے لئے کہ شریعت کے نفاذ کی خاطر طالبان تحریک اٹھ کھڑی ہوئی ہے؛وہ تحریک کہ جس کا آغاز وزیرستان ،سوات اور باجوڑ میں ہواتھا،ان مجاہدین نے رہزنوں،منشیات فروشوں اور ’’روشن خیال‘‘لوگوں کو اپنے علاقوں سے نکال باہر کیا ہے اوریہاں ایمان و جہاد کی فضا پیدا کردی ہے۔یہ نہ صرف پاکستان ،بلکہ افغانستان اور پوری امت کے حق میں خیر کی نوید ہیں۔

پس اے اہل پاکستان!انہیں اجنبی نہ جانوں ،نہ ہی انہیں اپنا دشمن سمجھو،یہ پاکستان کا امن قطعاً خراب نہیں کررہے ہیں ،پاکستان کا امن تو ایف بی آئی اور سی آئی اے کی خفیہ ایجنسیاں خراب کررہی ہیں ،جو پاکستان کی فوج اور قانون نافذ کرنے

والے اداروں میں اپنے ایجنٹ داخل کرچکی ہیں جہاں تک ان اہل دین طالبان کی بات ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اسلام و شریعت سے بخوبی واقف ہیں تو وہ تمام انسانوں میں بہترین لوگ ہیں یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں تک ان نیکی کی تعلیم دینے والے صالح لوگوں کی قدر جانتی ہیں پس تم بھی(اے اہل پاکستان)ان کا حق اداکرو!انہیں اپنا دوست بناؤ،ان کی مدد و نصرت کرواور ان سے معافی بھی مانگوکہ تم نے ان کے حق بہت تقصیر کی ہے۔

حطین:امریکہ و نیٹو کے خلاف جہاد میں آپ پاکستان کے قبائل بالخصوص اہل وزیرستان کے کردار کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں ؟

استاد یاسر:اہل وزیرستان نے جس طرح مجاہدینِ عرب اور مجاہدینِ عجم کی نصرت کی ہے ،اللہ تعالیٰ انہیں اس پر بہترین اجر عطافرمائے ۔جب دشمنانِ دین ان کے پاس آئے تو انہوں نے اپنی تمام استطاعت کے ساتھ مجاہدین و مہاجرین کا دفاع کیا ،حتیٰ کہ اس کے بدلے انہیں شدید نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑا؛ان کے گھر گرائے گئے،ان پر میزائل برسائے گئے اور انہیں ناحق قتل کیا گیا۔پس میری دعاء ہے کہ انہوں نے اسلام کی جوخدمت و نصر ت کی ہے ،اللہ تعالیٰ دنیا وآخر ت دونوں جہانوں میں انہیں اس کا اجر عطافرمائیں۔ آمین!

حطین:آپ پاکستان کے ان نوجوانوں سے کیا کہنا چاہیں گے جو امت مسلمہ کے خلاف یہود ونصاریٰ کی مسلط کردہ جنگ کے باوجود اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں؟

استاد یاسر:میں صرف ان سے یہ کہوں گے کہ جیسے امریکی عورتیں ہوائی جہازوں کے ذریعے افغانستان میں ہم پر بمباری کرتی ہیں ،جنگلوں اور پہاڑوں میں ہمارے خلاف لڑتی ہیں ؛اور وہ یہ سب کچھ اپنے کفر کی وجہ سے کرتی ہیں .توخدارا نوجوانو!اتنا تو کروکہ ان امریکی عورتوں جیسی جرأت ہی اپنے اندر پیدا کرلواور ان سے لڑنے کے لئے اسلام کی خاطر اٹھ کھڑے ہو۔

حطین:ہم آپ کے بہت مشکور و ممنون ہیں کہ آپ نے اپنی مصروفیات میں سے ہمارے لئے وقت نکالا اور ہمیں یہ سعادت بخشی کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھے اور آپ سے گفتگوکی ۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے عوض بہترین جزا عطافرمائے اور آپ کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے ،آمین!

استادیاسر:میں بھی آپ کا شکریہ اداکرنا چاہتا ہوگا کہ آپ آئے اور آپ کے ذریعے مجھے پاکستان میں بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں سے بات کرنے کا موقع ملا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطافرمائے ،آمین!

(ادارۂ حطین کی جانب سے لئے گئے انٹرویو سے چند اقتباسات۔۱۴۳۰ھ)

استاد یاسر فک اللہ اسرہ، ایک اورانٹرویومیں کہتے ہیں :

’’یہ موقع ہے۔ شاید کہ میری بات پہنچ جائے ،پہلی بات آپ کے حکومتی افراد کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں کہ جن کے ساتھ میرا رابطہ اور ملاقات نہیں ہے۔ نہ یہ ہمیں میڈیا میں وقت دیتے ہیں کہ ہماری بات نشر کریں ،کیونکہ ان(پاکستان والوں)کا میڈیا تو رقص،شراب و کباب اور ہندی فلمیں دکھانے میں

مشغول ہے، خیر کی باتوں کے لئیوقت نہیں رکھتا اور نہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے در پرکوئی ان کو نصیحت کرے۔

پہلی بات یہ ہے کہ اویس غنی گورنر صوبہ سرحد نے کابل کی حکومت کو متنبہ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ عالمی دنیا کوخبردارِ کیا کہ عالمی دنیا ملاعمر حفظہ اللہ اور جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے ساتھ با ت کرے اور علماء کو افغانستان میں بیچ کا ثالث بنایا جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو افغانستان کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنفُسَكُمْ ﴾﴿البقرہ: ۴۴﴾’’اور وں کوخیر کی نصیحت کرتے ہواور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو‘‘۔لہٰذامیں پاکستان کی حکومت کو کچھ مشورے دینا چاہتا ہوں :

پہلا سوال:امریکی اقتصاد اسلام کے خلاف جنگ میں ناکامی کا سامنا کررہا ہے،کیا پاکستان کی یہ چند وں اور بھیک کی اقتصاد جنگ کی طاقت رکھ پائے گی؟

دوسرا سوال:امریکہ کو اس آٹھ سال کی جنگ میں کامیابی حاصل نہ ہوسکی،توکیا آپ اس جنگ میں پاکستان کے علماء و مجاہدین سے کامیابی حاصل کرپائیں گے اور یہ جنگ جیت جائیں گے ؟

تیسرا سوال :امریکہ کے مؤقف میں لچک آرہی ہے،کرزئی کے مؤقف میں لچک آرہی ہے،وہ بات چیت کے لئے تیار ہورہے ہیں اور آپ اعلان کررہے ہیں کہ ہم دہشت گردوں کے ساتھ بات چیت کے لئے تیار نہیں ۔ہم جنگ کرنا چاہتے ہیں !

یہ کونسی پالیسی ہے ؟بات دراصل یہ ہے کہ تمہاری ذاتی دشمنی نہ افغانستان کے طالبان سے ہے اور نہ ہی

پاکستان کے طالبان سے،بلکہ تم لوگ تو اجرتی قاتل ہو،تم بش کی جنگ پیسوں کے لئے لڑرہے ہو۔حقیقت یہ ہے کہ اُجرتی قاتل بھی پیسوں کے اندازے سے لڑتے ہیں ،لیکن تم لوگ پیسوں کے اندازے سے زیادہ کیوں لڑتے ہو کہ اصل مدعی جنگ نہیں لڑرہا ہے،وہ سست ہے اورتم جنگ کے لئے چست‘‘۔

(ایک انٹرویو سے اقتباس بحوالہ ویڈیوعمر اسٹوڈیو)

استاد یاسرنے امریکی صدر بش کے دورِ حکومت میں پاکستان میں ’’آزادی کا جشن ‘‘منانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں :

’’ہم پر جہاد’’فرض عین ‘‘ہے کیونکہ ہماری سرزمینوں پر کفار کا قبضہ ہے ۔ فلسطین ،بخارا ،ترکستان اندلس غرضیکہ مشرق و مغرب میں تمام اسلامی ممالک ان کفار کے زیر نگیں ہوچکے ہیں اور ان ملکوں میں ہمیں سیاسی طور پر کچھ بھی اختیار حاصل نہیں ،پھر ہم بڑے شوق سے جشن آزادی مناتے ہیں ۔

اگر تم کچھ عقل رکھتے ہو تودیکھوآج حال یہ ہے کہ ہماری فوج کا اختیار بھی ہمارے ہاتھ میں نہیں اور نہ ہی قانون سازی کا ہے۔ہم کسی مسلمان کو پناہ بھی نہیں دے سکتے ۔ہم بالکل بے بس ہوچکے ہیں اور ہمارے سیاست دانوں کا بھی یہی حال ہے۔جہاں تک رہا فوج کا معاملہ ،وہ تو امریکی حکم کے کہنے کے مطابق چل رہی ہے۔

اے پاکستان والو!اگر آج ہم صحیح معنوں میں آزاد ہوتے تو پھر ہم کیوں چھ سال تک پاکستان کی سالمیت کو داؤپر لگاتے ہوئے امریکہ کی جنگ نہ لڑتے۔اس جنگ کی وجہ سے پاکستان کی سیاست اور معیشت دونوں برباد

ہوگئے اور پاکستان کا عالمی سطح پر جو اسلامی تشخص تھا وہ برباد ہوگیااور یہ سارا کچھ بش اور امریکہ کی خاطر جنگ لڑنے کی وجہ سے ہوا۔

میڈیا کی ہی ایک سابق رپورٹ کے مطابق پاکستان کی سرزمین سے چھتیس ہزار(۳۶۰۰۰)دفعہ امریکی جنگی جہازوں نے بموں سے لیس ہوکر افغانستان پر بم برسائے اور یہ ایک پرانی رپورٹ ہے۔اب اگر نیا سروے کیا جائے تو یہ تعداد تو کئی گنا بڑھ گئی ہوگی۔

میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ پاکستان کے ملیشیاکے لوگ افغانستان سے لڑائی نہیں چاہتے ،نہ ہی سیاسی پارٹیاں اور نہ ہی عوام یہ چاہتے ہیں ،لیکن اس کے باوجود کیوں پاکستان کے ائیر پورٹس اور فوجی اڈے امریکیوں کی آماجگاہ بن گئے،کیوں تمہارے ہوائی اڈوں سے ہمارے اوپر بم گرائے گئے۔کاش!کہ تم لوگ ایک طرف ہوجاتے نہ ہماری طرف نہ امریکیوں کی طرف۔

تمہارے ائیر پورٹوں سے ہمارے اوپر بموں کی بارش ہورہی ہے۔اورپاکستان امریکہ کی70%عسکری و غیر عسکری،حکومتی و غیر حکومتی ضروریات کراچی سے طورخم کے راستے پورا کرتا ہے۔ اور اس رسد میں بموں سمیت تمام ہتھیار ہوتے ہیں جوکہ ہمارے اوپر استعمال ہوتے ہیں۔جو بم افغانیوں کے گھروں کو برباد کرتا ہے، جو بھی بم ہماری مسجدوں کو تباہ کرتا ہے۔ اور جوبھی بم ہمارے مظلوموں کو شہید کرتا ہے۔ وہ بم تمہاری سرزمین سے گذر کر آتا ہے۔

اس رسد میں جو سازوسامان آتا ہے۔ اس کی چوکیداری تم نے سنبھالی ہوئی ہے۔تم پاکستان کے قبائل ہو یا آفریدی،فوجی ہو یا ملیشیا،امریکی رسدکی سیکیورٹی تم سب نے سنبھالی ہوئی ہے۔یہ سب فوجی

سازوسامان تمہاری ہی سرزمین سے ہوکر آتا ہے اور ہمارے اوپر استعمال ہوتا ہے۔

سب سے عجیب بات یہ ہے کہ میں نے ایک رپورٹ میڈیا پر پڑھی ہوئی ہے کہ جتنے بھی امریکی جنگی جہاز پاکستان سے اڑے ان میں ایندھن پاکستان نے ڈالا اور امریکہ نے اس ایندھن کے کوئی پیسے پاکستان کو نہیں دیئے۔اسی طرح کسی نے ایک تجزیہ لکھا تھا اخبار میں کہ امریکہ کے جو کنٹینرزپاکستان سے ہوکر گزرتے ہیں ،اگر اس کا ٹیکس ہی امریکہ سے لیا جاتا تو مشرف دور میں باہرسے جو امداد ملی تھی تووہ ٹیکس اس سے زیادہ بنتا ہے۔ سارے کنٹینرزپاکستان کی سرزمین سے بغیر ٹیکس کے جاتے ہیں۔

ایک او ر عجیب بات یہ ہے کہ افغانستان کو جو آٹا جاتا ہے وہ نہیں جانے دیتے۔میں باجوڑ گیا تھا وہاں ایک پھاٹک بنا ہوا دیکھا ۔میں نے پوچھا کہ یہ کیوں بنا ہوا ہے؟جواب ملا کہ یہ اس لئے کہ افغانستان کو آٹا نہ جاسکے !میں نے پوچھا کہ آخر یہ آٹا افغانستان کیوں نہیں جانے دیتے؟جواب ملا کہ یہ امریکیوں کو جاتا ہے! میں نے کہا عجیب بات ہے کہ امریکیوں کو بم اور سارا فوجی سازوسامان طورخم کے راستے جانے دیتے ہوتو یہ آٹا اس کو کیوں نہیں دیتے؟آٹا اس پر بند کردیتے ہواور بقیہ سارا فوجی سازوسامان اس کو فراہم کرتے ہو۔ بقول ان کے کہ یہ آٹا امریکیوں کو جاتا ہے جوکہ ناجائز ہے اور ادھر اتنا سارا سازوسامان تمہاری اپنی ہی سرزمین سے جاتا ہے اور تم اس پر ٹیکس بھی نہیں لیتے۔بھلا اتنا تو معاملہ کرلیتے کہ جب امریکیوں کو بغیر ٹیکس کے سارا سازوسامان دیتے ہوتو کم ازکم افغانیوں کو یہ آٹا بغیر ٹیکس کے دے دیتے لیکن معاملہ یہ ہے کہ تم اپنے صوبہ سرحد کو بغیر ٹیکس کے آٹا نہیں دیتے اور افسوس امریکہ کو سارا سامان بغیر ٹیکس کے جاتا ہے۔تم لوگ خود اس بات کا مشاہدہ کرسکتے ہو کہ

کتنے کنٹینراور فوجی سازو سامان جاتاہے اور اس کا کتنا ٹیکس لیا جاتاہے۔کسی نے تجزیہ لکھا کہ اگر پاکستان یہ ٹیکس ہی لے لیتا تو اتنا محتاج نہیں ہوتا کہ امریکہ سے امداد کی بھیک مانگتا رہے۔

کیوں پاکستان کی معیشت برباد نہیں ہوگی جبکہ امریکہ کا سارا سامان بغیر ٹیکس کے جاتا ہے اور ان کا ایندھن بھی پاکستان بھرتا ہے اور دوسری طرف امریکیوں کی جنگ لڑنے کی وجہ سے فوجی پاکستان کے مرتے ہیں ،ملیشیا پاکستان کی مرتی ہے اور خون پاکستان کا بہتا ہے،طالب مجاہدین کا شہید ہوتا ہے اور اس کا فائدہ امریکہ کو ہوتا ہے ،

’’زندہ باد پاکستان.........!جشن آزادی مبارک.........! جشن آزادی مبارک.........!‘‘

کوئی ہے جو ان کو سمجھائے کہ پاکستان کو کیوں تباہ کرتے ہو؟امریکہ کے لئے کیوں کام کرتے ہوکہ اس سے تو تم پاکستان کو تباہ کررہے ہو۔افغانستان کو تو تم نے تباہ کرہی دیا پاکستان کوکیوں تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہو،یہ بھی اسلام کا گھر ہے ،اس پر بھی ہمار دل دکھتا ہے ،(روس کے خلاف جہاد کے موقع پر بھی اور امریکہ کے خلاف جہاد کے دوران بھی)یہ تو ہمارا ہجرت کا گھر ہے۔

میرے پندرہ سال اس ملک میں گزرے ہیں ،ہمارے باپ دادا یہاں دفن ہیں۔تم لوگ کچھ بھی بولو،اب یہاں کی سرزمین کا دفاع کرنا ہمارے اوپر فرض ہے ۔سوال یہ ہے کہ اگر پاکستان پر ہندؤں نے حملہ کردیا تو ہندؤں کے خلاف کیا جہاد(افغان)مہاجرین پر فرض ہوگا یا نہیں ؟اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھومروجہ سیاست کی نظر سے نہیں۔ پاکستان کی دفاع کی جنگ میرے اوپر فرض عین ہے جبکہ تم مجھے پاکستان کا نہیں غیر کا

بیٹا کہتے ہو،اگر میں نہ لڑوتومیں دوزخ میں جاؤں گا اور تم مجھے ایجنٹ اور دہشت گرد کہتے ہو۔

یہ جتنی بھی اصطلاحات اور ٹرمنولوجی ہم استعمال کرتے ہیں یہ انگریزوں کی ایجاد کردہ ہیں ؛ آزادی ،حدود،وطن یہ سب تعریفیں انگریزوں کی گئی تعریفیں ہیں اور ہماری سوچ بھی انگریزوں جیسی ہوگئی ہے۔‘‘

(دیکھئے یوٹیوب پر)
Ustaad Yasir About Pakistan
۔http://youtu.be/SBy7CilwMs8

ملاداد اللہ شہید رحمہ اللہ ،مسؤل عسکری امارت اسلامیہ افغانستان کا مؤقف

صحافی :آج کل (پاکستان کے)قبائلی علاقوں میں بعض لوگ پاکستانی فوج کے خلاف کاروائیاں کررہے ہیں،ان لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ملاداد اللّٰہ :ساری دنیا ہمارے (یعنی افغان طالبان کے)خیالات سے واقف ہے اور سارے عالم کے لوگ جانتے ہیں کہ یہ جنگ صرف امریکیوں اور برطانویوں کے خلاف نہیں بلکہ ہر اس قوت کے خلاف ہے جو ہمیں امریکہ اور برطانیہ کے خلاف لڑنے سے روکنے خواہ وہ ’’پاکستان ‘‘ہو یا ہماری اپنی ہی قوم کے لوگ ہو اس لئے میں پاکستانی فوج سے کہوں گا اگر وہ ہمارا سامنا کرنے کا دم خم رکھتی ہے توشوق سے اپنا پورا وزن ان کفار کے پلڑے میں ڈال دے ہمارامقصد تو یہ نہیں کہ ہم پاکستان یا کسی اور سے لڑیں لیکن اگر وہ ہماری راہ میں رکاوٹ بننا چاہ رہے ہیں تو شوق سے بنیں

لیکن پھر میدانِ جنگ میں ہمارا سامنا کرنے کے لئے تیار رہیں ‘‘۔

(الجزیرہ چینل کو دیئے گئے انٹرویوسے اقتباس بحوالہ بنیان مرصوص ویڈیوادارہ حطین)

ملا عبد اللہ سرکردہ رہنما مجاہدین طالبان صوبہ زابل ،امارت اسلامیہ افغانستان کا مؤقف

سوال :پاکستان میں جو تحریک پاکستانی فوج اور حکومت کے خلاف برسرِ پیکار ہے ،کیا وہ صحیح اور شرعی بنیادوں پر یہ جنگ لڑرہے ہیں ؟

ملاعبدا للہ:یہ تو پاکستان کے مجاہدین کا داخلی معاملہ ہے ۔جہاں تک میری معلومات ہیں کہ ’’ابتداء‘‘میں امارت اسلامیہ کی جانب سے ان کو یہ حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ پاکستانی حکومت سے لڑیں ، لیکن پاکستان کی حکومت نے خود ان کو جنگ پر مجبور کیا ۔ آپ مسلمان ہوں اور آپ کے گھر میں کوئی غیر گھس آئے توآپ لازماً اس سے لڑیں گے اور اپنا دفاع کریں گے،اس سے جنگ کریں گے ۔اگر آپ کسی کے گھر میں نہ گھسیں تو کوئی بلاوجہ تو آپ سے نہیں لڑتا۔

تو میرا نقطۂ نظر یہی ہے کہ طالبانِ(پاکستان)کو جنگ کا حکم تو نہیں دیا گیا تھا لیکن صورت حال یہ ہے کہ حکومت ِ(پاکستان)طالبان کا پیچھا کررہی ہے نہ کہ طالبان۔طالبان کو توحکومت نے مجبور کیا ہے ۔حکومتِ (پاکستان) نے ایسا کیوں کیا ؟اس لئے کہ یہ حکومت امریکیوں کی گود میں پل رہی ہے لہذا حکومت نے ہی

ان کو مجبور کیا ہے ۔حکومت کے ہی کرتوتوں کی وجہ سے اس کے خلاف لڑرہے ہیں ،اپنے عقیدے اور جذبات کی بناء پر ۔

پاکستان میں یہ مجاہدین ابھی اور بھی آگے بڑھیں گے ،خواتین تک اٹھیں گی اور یہ تحریک اور بھی زور پکڑے گی ۔انشاء اللہ ۔اگر حکومت پاکستان نے امریکیوں سے لاتعلقی اختیار نہ کی تو یہ تحریک کراچی ،سند ھ اور کوئٹہ سے ہوتے ہوئے افغانستان سے جاملے گی۔

میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی آپ کے بھائی کے گھر میں گھس آئے اور خواتین کی عزت پر حملہ کرے تو کیا آپ اس سے نہیں لڑیں گے؟ کیوں نہیں !آپ لازماً اس سے لڑیں گے اور اس کو ماریں گے اور اگر کوئی آپ کے اپنے گھر کی خواتین کی عزت پر حملہ کرے اور ان کو پکڑ کر امریکیوں کے حوالے کردے (جیسا کہ ڈاکٹر عافیہ)تو کیا پھر بھی اس سے نہیں لڑیں گے؟اپنی جان کا دفاع اور حفاظت فرض اور لازم ہے۔میرا تو نقطۂ نظر یہی ہے کہ مجاہدین (پاکستان)نے ازخود کوئی اقدام نہیں کیا بلکہ پاکستان کی حکومت نے اور اس کی فوج نے یہاں کے مجاہدین کو جنگ پر مجبور کیا ہے‘‘۔

(ادارہ السحاب کو دیئے گئے انٹرویوں سے اقتباس بحوالہ’’ بنیان مرصوص‘‘ ویڈیوادارہ حطین)

مفتی ولی الرحمان محسود حفظہ اللہ امیر علاقہ محسود تحریک طالبان پاکستان کا مؤقف

’’ملا عمر حفظہ اللہ کو ہم اپنا امیر المومنین سمجھتے ہیں ۔اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ انہوں نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ آپ پاکستان کے خلاف لڑیں جبکہ پاکستان ہمارے خلاف لڑرہا ہے ،امریکیوں کو لارہا ہے ، افغانستان ان کو باہمی تقویت پہنچارہا ہے تو کس طرح یہ بات دانشمندانہ ہے کہ وہ ہمیں منع کریں کہ(پاکستان میں)آپ ان کے خلاف جہاد نہ کریں ‘‘۔

(السحاب کو دیئے گئے انڑویوسے اقتباس بحوالہ بنیان مرصوص ویڈیو)

اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ کا مؤ قف

’’اور آخر میں ہم پاکستانی مسلم بھائیوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ حکومت پاکستان کا مؤقف انتہائی افسوس ناک ہے اور پاکستان تو اس منحوس صلیبی اتحاد کا ایک اہم ترین رکن ہے،اور پاکستان میں اللہ کے حکم سے ہمارے پاکستانی بھائیوں کا حرکت میں آنا،اس منحوس صلیبی اتحاد پہ ضرب کاری لگائے گا۔سو جوکوئی بھی امریکہ کے ساتھ اس اتحاد میں کھڑا ہواجیساکہ سہولتیں دینا ،طبی یا غیر طبی تو یہ ’’کفر اکبر‘‘ہے جوکہ ملت اسلامیہ سے خارج کردینے والا ہے۔ پاکستانی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ پاکستان میں دین الہی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لئے شدید حرکت میں آئیں ۔آج اسلام ان پاکستانیوں کو پکار رہا ہے ، ہائے میرا اسلام!‘‘ ۔

(الجزیرہ نیوز چینل کو دیئے گئے ایک انٹرویو سے اقتباس)

اپنے جاری کردہ ایک اور بیان میں فرماتے ہیں :

’’ایک ایسے ہی امتحان سے ہم لوگ اس وقت بھی گزر رہے ہیں جو ہمیں صلیبی صہیونی اتحاد اور ان کے مرتد معاونین کے زیر قیادت میں جاری ان جنگوں کی صورت میں درپیش ہے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی آج کل جاری کردہ وہ جنگ ہے جسے امریکہ اور اس کی آلہئ کار زرداری کی حکومت نے سوات اور قبائلی علاقوں میں اللہ کے دین کا مطالبہ کرنے والوں پر مسلط کررکھا ہے ۔لہذا اپنا احتساب خود کیجئے اس سے پہلے کہ آپ کا حساب کیا جائے اور اپنے عمل کو خود تول لیجئے اس سے پہلے کہ آپ کے عمل کو تولا جائے۔یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ یہ امتحان اپنی نوعیت کے اعتبار سے انتہائی آسان اور سہل ہے ،اس کو اگر سادہ اور مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو یہ کچھ یوں ہے کہ کیا تم اللہ کی شریعت قائم کرنے والوں کے ساتھ ہویا اس کے خلاف برسرِ جنگ امریکہ ،زرداری یا ان کے معاونین کے ساتھ۔اگر آپ پہلے گروہ کے ساتھ ہیں ،تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ اس آپ کو اپنے دین پر راضی رہنے اور اس کی نصرت کرنے کی توفیق عطافرمائی ۔لہذا اس راہ میں اپنے جہاد کو جاری رکھیئے۔لیکن اگر آپ زرداری اور اس کی فوج کے ساتھ ہیں تو آپ تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں اور اگر اسی حال میں آپ کو اگر موت آگئی تویہ مصیبت پر مصیبت ہوگی اور اس کا نتیجہ واضح خسارہ ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے ایمان کی نفی فرمائی ہے جو اس کی شریعت کی بالادستی پر راضی نہ ہوں .سو اے اللہ کے بندو!تم اپنے رب کو کیا جواب دوگے ،اگر تم اللہ کے دین کے خلاف لڑنے والوں کی خندق میں کھڑے پائے گئے(کیونکہ)وہ تو طاغوت کی راہ میں قتال کررہے ہیں اور تم اپنی زبان اور ہتھیار سے ان کی نصرت کررہے ہو۔آخراس بات کا تمہارے پاس کیا جواب ہوگا کہ تم اللہ کے دشمن کو تو اچھا کہواور مجاہدین پر الزام تراشی کرو۔بالکل اسی طرح جس طرح وائٹ

ہاؤس کا فرما روا ان پر دہشت گرد اور تخریب کار ہونے کا الزام لگاتا ہے۔جب تم پوچھا جائے گا کہ تمہارا دین کیا ہے؟تو کیا تم اس وقت جھوٹ بول سکو گے ؟ جبکہ جھوٹ تمہارے کسی کام بھی نہ آئے گا!اگر آپ یہ کہیں کہ میرا دین اسلام ہے لیکن آپ اس کے جھنڈے کی جگہ اس کے خلاف برسر پیکار اوباما اور زرداری کے جھنڈے تلے کھڑے پائیں جائیں تو کیاآپ کا یہ دعویٰ تسلیم کرلیا جائے گا.........؟

زرداری اور اس کی فوج واضح طور پر شیطان کے مدد گار ہیں ۔سورہ النساء کی آیت ۷۶میں ان لوگوں کے اس شبہ کا بھی رد ہے جو یہ سوال کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ مجاہدین کیسے پاکستانی فوج کے خلاف جنگ کرتے ہیںجبکہ یہ ایک مسلمان فوج ہے حالانکہ ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ پاکستانی فوج خو د امریکی مطالبات اور مقاصد کی تکمیل کے لئے (پاکستان کے)قبائل میں آئی،اسی نے مجاہدین کے خلاف جنگ کا آغاز کیا ۔پھر یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ کوئی مسلمان کفار کے ساتھ دوستی کرتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرتاہے تو وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہوکر کافر اور مرتد ہوجاتاہے،کیونکہ جس طرح وضو کے نواقض ہیں اسی طرح ایمان کے بھی نواقض ہیں جن کا مرتکب ایمان سے ہاتھ دھوبیٹھتاہے اور کفار سے دوستی اور اہل اسلام کے خلاف ان کی مدد،اسلام سے خارج کردینے والے ایسے ہی اعمال میں سے ایک ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنی کتاب مبارک میں بالکل واضح فرمادی ہے.شریعت مطہرہ کا یہی حکم ہے کہ تم میں سے جس شخص نے ان سے دوستی کی وہ ان ہی میں سے ہے یعنی ان ہی کی طرح کا کافر ہے تو پھر بتائیے کہ نصرانی امریکہ سے دوستی اور اس کی مدد کرنے والا کون ہے ؟کیا یہ زرداری اور اس کی فوج نہیں ؟پھر بھلا ایسی باتوں کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے ؟جو کافروں سے دوستی کرے

گا وہ ان ہی میں شمار ہوگا اور اس کے خلاف قتال ’’فرض ‘‘ہے،چاہے وہ نماز پڑھتا ہو،روزے رکھتا ہو اور اپنے تئیں خود کو مسلمان سمجھتا ہو۔یہاں میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ روس مجاہدین کے خلاف افغان فوج سے مدد لیا کرتا تھا ،آج بالکل اسی طرح امریکہ ان کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کررہا ہے۔ عالم اسلام کی تمام فوجیں اور عسکری قوتیں آج دشمن کے ہاتھ کا آلۂ کار بن چکی ہیں ،چاہے داخلی طور پر چاہے خارجی طور پراور چاہے دونوں جانب سے ،اس اعتبار سے ان کا حصہ بننا صریحاً حرام ہے.........(اس وقت)مجاہدین روس سے اور اس کی آلۂ کار فوج سے بیک وقت لڑتے تھے کیونکہ دونوں کا حکم ایک جیسا تھا۔پاکستان اور دیگر ممالک کے علماء نے ان کے خلاف ’’قتال ‘‘کے فتوے بھی دیئے چونکہ وہ کفار کی خندق میں کھڑے لڑ رہے تھے،چاہے وہ نمازیں پڑتے رہیں ،روزے رکھتے رہیں اور اپنے آپ کو مسلمان تصور کریں ۔اہل بصیرت کے لئے اس میں عبرت کی بہت سی نشانیاں ہیں ۔آج پاکستانی فوج کا حال بھی بالکل ویسا ہی ہے،وہ اور امریکہ ایک ہی خندق میں کھڑے اسلام کے خلاف جنگ میں مصروف ہیں ۔ایمان کے سچے دعوے داروں پر فرض ہے کہ وہ ان کے خلاف علم قتال بلند کریں ۔

دیکھئے !زرداری اور یوسف رضاگیلانی پر راضی ہوکر نہ بیٹھئے گا ،یہ دنوں ملت محمدی سے خارج اور اسلام کے خلاف برسرپیکار ہیں ۔آپ پر لازم ہیں کہ ان سے اور ان کے تمام مدد گاروں سے واضح طور پر لاتعلقی اور برأت کا اظہار کریں ۔ خاص طور پر ان’’ علمائے سوء ‘‘اور ذرائع ابلاغ سے منسلک ان بے ضمیر لوگوں سے واضح بیزاری کا اظہار کریں جنہوں نے کل ایک سابق ایجنٹ کے قبیح فعل کو جواز عطا کیا اور اس کی پردہ پوشی کی جب اس نے لال مسجد پر دھاوا بول کر ان طلبہ و طالبات کو قتل کردیا ،جن کا قصور اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا عملی نفاذ

چاہتے تھے،محض امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس پاکیزہ لہو کو رکوع اور سجود کی حالت میں بہادیا گیا .اسی طرح آج علمائے سوء نئے ایجنٹ کی مدد کرکے اسی طرح کا مذموم کردار ادا کررہے ہیں ،کسی مسلمان کو ان کے نفاق اور کفر میں شک بھی نہیں ہوسکتا یہ لوگ محض اپنی جان اور مال کو بچانے کی خاطر اسلام اور مجاہدین کو قربان کرنے پر تیار ہیں،ان (علمائے سوء)کو بزور طاقت مرتدین کی پشت پناہی سے روکنا واجب ہے.اہل پاکستان کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ سب مل کر زرداری اور اس کی فوج کا مقابلہ کریں جو ان کے دین و اتحاد، امن اور معیشت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اسے مسند اقتدار سے معزول کرکے اس کے انجام تک پہنچانے کے عمل کا حصہ بنیں .زرداری اور اس کی فوج کے پھیلائے ہوئے اس فتنے کے سدباب کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ صرف اور صرف ’’جہاد فی سبیل اللہ ‘‘ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبارک میں واضح طورپر فرمادیا کہ:وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لاَ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ(الانفال:۳۹)’’ان سے قتال کرویہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کے لئے ہوجائے‘‘۔

(سوات آپریشن پر جاری کردہ بیان ’’شریعت یا شہادت‘‘سے اقتباس ،ادارۃ السحاب۲۰۰۹ء)

شیخ الاسلام اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی جانب سے لال مسجد آپریشن جاری کردہ بیان میں سے دعاؤں کا ایک انتخاب

’’یقینا وزیرستان کے قبائل نے عالمی کفر یعنی امریکہ ،اس کے حلیفوں اور اس کے آلۂ کار روں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استقامت کے ساتھ ایک تاریخی کردار ادا کیا ہے ۔ایک عظیم کردار جو بڑے بڑے ممالک بھی ادا کرنے سے عاجز رہے ۔ان کی ثابت قدمی کا اصل سبب ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اسی پر ان کا توکل ہے ۔انہوں نے اللہ ہی کی خاطر عظیم جانی اور مالی قربانیاں دیں ہمیں اللہ سے دعاکرتا ہوں کہ اس راہ میں جو کچھ ان سے چھن گیا اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بہتر نعم البدل عطافرمائے !مسلمان کبھی اہل وزیرستان کا یہ عظیم کردار نہیں بھولیں گے ۔ نہ ہی علمائے اسلام ،قائدین امت اور ابنائے ملت کا یہ خون یونہی رائیگا ں جانے دیا جائے گا ،جب تک ہمارے جسم وجاں میں خون کا آخری قطرہ تک موجود ہے ۔اللہ تعالیٰ سے دعائ ہے کہ وہ ہمیں یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطافرمائے!

اے اللہ !.........اے ہمارے رب!ہمارے جو بھائی اور بہنیں قتل کرڈالے گئے ان کی شہادتیں قبول فرمااور زخمیوں کو اپنے خصوصی کرم سے شفادے۔

اے اللہ !.........ان شہداء کی قبروں کو ان پر کشادہ کردے !ان کااہل و عیال میں ان کا خلیفہ بن جااور علین میں ان کے درجات بلند فرما!

اے اللہ !.........بلاشبہ پرویز ،اس کے وزراء ،اس کے علماء اور اس کی فوج نے افغانستان او رپاکستان میں تیرے اولیاء سے دشمنی لگائی ،بالخصوص وزیرستان ،سوات ،باجوڑ اور لال مسجد میں تو دشمنی کی حد کردی ۔

اے اللہ !.........تو ان کی کمر توڑدے ! ان کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑ ے کردے !ان کی وحدت کو پارہ پارہ کردے !

اے اللہ !.تو ان سے ان کے عزیز و اقارب چھین لے جیسے انہوں نے ہم سے ہمارے عزیز واقارب چھینے!

اے اللہ !.........ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور تجھے ان کی گردنوں پر مسلط کرتے ہیں !

اے اللہ !.........ان کی تدبیروں کو انہی کی تباہی کا سبب بنادے !

اے اللہ !.........تو جیسے چاہے ان کے مقابلے میں ہمارے لئے کافی ہوجا!

اے اللہ !.........تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے کیوں کہ بلاشبہ وہ تجھے عاجز نہیں کرسکتے !

اے اللہ !.........تو ان میں سے ایک ایک کو گن لے !ان کو قتل کرکے ٹکڑے ٹکڑے کرڈال ! ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ!

اے اللہ !.........ہمیں دنیامیں بھی بھلائی عطافرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطافرما اور ہمیں آگ کے عذا ب سے بچالے !

اللھم صلی وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

(لال مسجد آپریشن پر اہل پاکستان کے نام ایک پیغام سے ایک اقتباس۔ادارہ السحاب۲۰۰۷ء)

پس!ان تمام حوالہ جات کی روشنی میں اہل پاکستان پر لازم ہے کہ وہ کشمیر و افغانستان جاری جہاد کی مددو نصرت کرنے کے ساتھ ساتھ فرمان باری تعالیٰ:

﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ﴾ (التوبہ:۱۲۳)

’’اے ایمان والو!لڑو ان کفار سے جوکہ تمہارے اردگردہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے‘‘۔

کے مصداق عمومی طور پردنیا بھر میں اور خصوصی طورپرپاکستان میں علم جہاد بلند کرنے والوں کی مقدور بھر استطاعت کے مطابق اپنے جانوں ،مالوں اور زبانی طورپر بھرپور مدد کر یں اور اس راہ میں آنے والی مشکلات و مصائب پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں کیونکہ کسی بھی فرض کی ادائیگی میں مشکلات و مصائب کا سامنا ہو تو اس کااجر و ثواب بھی کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ہرایسے شخص کے فتنے سے ہوشیار رہیں جوکہ شعوری یا غیر شعوری طور پر جہاد کو مخصوص علاقوں تک محدود کرنے ،علم جہادبلند کرنے والوں کو گروہوں میں تقسیم کرنے اور خصوصاًعوام الناس کوجھوٹے شبہات اور باطل تاویلات کے ذریعے جہادِ پاکستان کی فرضیت کو ادا کرنے سے روکنے کی کوشش کرے۔

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالاً وَجَاہِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ذَلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التوبہ:۴۱)

’’نکلو ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں،اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے‘‘۔